سوال

(129) اذان فجر میں الصلاۃ خیر من النوم کا اضافہ کس نے کیا تھا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لیکچر کے دوران ٹیچر نے کہا: ''یہ بات جو لوگوں میں مشہور ہوگئی ہے کہ اذان میں (الصلاۃ خیر من النوم) کا اضافہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا غلط ہے۔'' میں حیران رہ گیا کیونکہ میں نے بھی سن رکھا تھا کہ یہ اضافہ اولیات عمر میں سے ہے، صحیح بات کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے استاد نے بالکل درست اور حق بات کہی، کیونکہ (الصلاۃ خیر من النوم) کے کلمات عہد نبوی میں بھی اذان فجر میں کہے جاتے تھے اور اس کی تعلیم خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دی تھی، موذن رسول ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اللہ کے رسول! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو محذورہ کو فجر کی اذان میں (الصلاۃ خیر من النوم) کہنے کی تعلیم دی اور فرمایا: اگر صبح کی نماز ہو تو آپ (اذان میں) یہ کہیں:

(الصلاۃ خیر من النوم، الصلاۃ خیر من النوم) (ابوداؤد، الصلاۃ، کیف الاذان، ح: 500 اس کی سند میں حارث بن عبید ضعیف راوی ہے تاہم یہ مسئلہ سنن نسائی (ح: 633)، ابن خزیمہ (ح: 385) وغیرہ کی احادیث سے ثابت ہے۔)

یہاں یہ تذکرہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کی وضاحت کی جائے کہ یہ غلط بات کیونکر لوگوں میں رائج ہوگئی، دراصل اس کا سبب عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب شدہ ایک رویت ہے جسے سمجھنے میں لوگوں نے غلطی کی ہے، ویسے وہ روایت اصول حدیث کے مطابق صحیح بھی نہیں ہے، محدثین نے اس روایت کو معضل اور مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ اگر روایت بالفرض درست بھی ہو تب بھی یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اذان میں (الصلاۃ خیر من النوم) کا اضافہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ روایت یوں ہے:

امام مالک سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی

"أن المؤذن جاء إلى عمر بن الخطاب يؤذنه لصلاة الصبح، (فوجده نائما)، فقال: الصلاة خير من النوم، فأمره عمر أن يجعلها في نداء الصبح"

''موذن صبح کی نماز کی اطلاع دینے کے لیے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ سو رہے ہیں، تو موذن نے کہا: (الصلاۃ خیر من النوم) (آپ رضی اللہ عنہ بیدار ہوگئے)

تو آپ نے یہ کلمات موذن کو صبح کی اذان میں کہنے کا حکم دیا۔‘‘

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ موذن کو سمجھا رہے تھے کہ ان کلمات کو اذان میں رکھو، ان کا موقع و محل یہ نہیں بلکہ یہ کلمات اذان فجر میں کہنے کے لیے ہیں (جو کہ تعلیم نبوی سے ثابت ہے۔) سوئے ہوئے شخص کو جگانے کے لیے اس کے پاس آ کر کہنے کے لیے یہ الفاظ نہیں ہیں!

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اذان و نماز، صفحہ: 353

محدث فتویٰ